رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

یوم منگل ۲۸ رمضان المبارک ۱۳۷۳ ہجری فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۳/۸ | یکم احسان ۱۳۳۳ ہش - یکم جون ۱۹۵۴ء | نمبر ۶۵

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج احمدیہ مشن سیرالیون مطلع فرماتے ہیں۔ کہ تین ماہ ہوئے... انہیں ایک حادثہ پیش آیا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کے بائیں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اور وہ ابھی تک صاحب فراش ہیں۔ اور بازو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوا۔ چار مرتبہ پلستر تبدیل کیا جا چکا ہے۔ عام صحت پر بھی بہت اثر ہے۔ اور وہ کمزور ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۳۰ رمئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے برابر دعائیں کرتے رہیں۔

لاہور کا موسم

لاہور ۳۱ رمئی۔ آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۱۷ء۵ اور کم سے کم درجہ حرارت ۷۵ء۹ رہا۔

مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کا ملک کے طول و عرض میں خیر مقدم

فضل الحق وزارت پاکستان کے اتحاد و استحکام کے لئے زبردست خطرہ تھی گورنر جنرل نے اسے برطرف کر کے ملک کو تباہی سے بچا لیا ہے۔

کراچی ۳۱ رمئی۔ مرکزی حکومت نے مشرقی پاکستان میں حالات کو معمول پر لانے کے لئے جو اقدامات کئے ہیں تمام ملک میں ان کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔ ڈھاکہ کے ہفتہ وار اخبار "میل" نے لکھا ہے کہ ہر ہوشمند پاکستانی ملک میں امن آزادی اور اخلاق کی قدروں کا حامی ہے۔ گورنر جنرل نے مسٹر فضل الحق کی وزارت کو برطرف کرنے کا جو اقدام کیا ہے۔ قوم کو اس کا احسان مند ہونا چاہیئے۔ کیونکہ گورنر جنرل نے ایک بار پھر ملک کو ایک تباہی سے بچا لیا ہے۔ انہوں نے ایسا اقدام کر کے پاکستان کے دشمنوں کے منصوبوں پر کاری ضرب لگائی ہے۔ فضل الحق کی ساٹھ دن کی وزارت نے ہر شخص کی امیدوں پر پانی پھیر دیا تھا۔ اس وزارت نے ایک طرف تو عوام کے مختلف طبقوں میں دشمنی اور عداوت پیدا کی۔ اور دوسری طرف مرکز سے دشمنی باندھی۔ اس نے تخریبی عناصر کی سرکوبی کے لئے کوئی کارروائی نہ کی۔

لاہور کے چار اردو روزناموں نے بھی اپنے مقالات افتتاحیہ میں ملک کو انتشار سے بچانے کے لئے مرکزی حکومت کے اس دلیرانہ اقدام کی تعریف کی ہے۔ احسان نے لکھا ہے۔ کہ مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ ضروری ہو گیا تھا۔ ہلال پاکستان نے لکھا ہے۔ کہ فضل الحق وزارت کی برطرفی سے وہ خطرہ دور ہو گیا ہے۔ جو مسٹر فضل الحق کی ناعاقبت اندیشانہ پالیسی کے سبب بڑی ہولناک صورت میں پیدا ہو گیا تھا۔ سفینہ نے لکھا ہے۔ کہ فضل الحق کی وزارت ملک کی سالمیت کے لئے مستقل خطرہ تھی۔ ملت نے لکھا ہے۔ کہ اس وزارت کی پالیسی ملک کے اتحاد و استحکام کے لئے سخت مضرت رساں تھی۔ اور لیڈر کے روزانہ خبر میل نے لکھا ہے۔ کہ فضل الحق وزارت کی برطرفی سے قوم اطمینان کا سانس لیگی۔

مسٹر محمد علی نے اطلاعات و نشریات کا محکمہ اپنی نگرانی میں لے لیا

کراچی ۳۱ رمئی۔ وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اطلاعات و نشریات کا محکمہ اپنی نگرانی میں لے لیا ہے۔ اس سے پہلے یہ محکمہ مسٹر شعیب قریشی کے سپرد تھا۔ اب مسٹر شعیب قریشی صرف مہاجرین و آبادکاری اور امور کشمیر کے وزیر ہوں گے۔ مسٹر محمد علی کل شام کے سوا سات بجے ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ تقریر نشر کریں گے۔ یہ تقریر ریڈیو پاکستان کے تمام سٹیشنوں سے ریلے کی جائیگی۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی مسٹر ایڈن سے ملاقات

جنیوا ۳۱ رمئی۔ وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے آج جنیوا میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن سے ملاقات کی۔ آپ واشنگٹن جانے کے لئے آج شام جنیوا سے لندن روانہ ہونے والے تھے۔ واشنگٹن میں پاکستان۔ ہندوستان اور عالمی بنک کے نمائندوں کے درمیان نہری پانی کے متعلق جو بات چیت ہونے والی ہے۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں اس میں پاکستانی وفد کی قیادت کریں گے۔

کینبرا ۳۱ رمئی۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے چیفس آف سٹاف جنوب مشرقی ایشیا کے دفاع کے متعلق بات چیت میں حصہ لینے کے لئے واشنگٹن پہنچ گئے ہیں۔

جنوبی کوریا اور تعمیر نو کے ادارہ کے درمیان سمجھوتہ

سیئول ۳۱ رمئی۔ آج سیئول میں جنوبی کوریا اور اقوام متحدہ کے تعمیر نو کے ادارہ کے درمیان ایک سمجھوتہ پر دستخط ہو گئے۔ اس سمجھوتہ کے تحت جنوبی کوریا کو ان تمام رقموں کے خرچ پر نگرانی رکھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ جو اقوام متحدہ کوریا کی دوبارہ بحالی کے لئے اسے دیگا۔

فرانسیسی میڈیکل کور کے ممبروں کا انخلاء

ہنوئی ۳۱ رمئی۔ ڈین بن فو سے فرانسیسی میڈیکل سروس کور کے ممبران کو آج شام ہیلی کوپٹر کے ذریعہ نکال لیا جائے گا۔

سیئول ۳۱ رمئی۔ کوریا میں امریکہ کی آٹھویں فوج کے کمانڈر جنرل ٹیلر نے سیئول میں کہا ہے۔ کہ وہ مشرق بعید کے فوجی معاملات پر واشنگٹن میں امریکی حکام سے بات چیت کریں گے۔

جاپان اور آسٹریلیا میں سمجھوتہ

ٹوکیو ۳۱ رمئی۔ جاپان کے محکمہ خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ آسٹریلیا کے شمالی سمندر میں سے موتی نکالنے کے لئے جاپان اور آسٹریلیا میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

چین کے وزیر اعظم اور برطانیہ کے سابق وزیر تجارت کی ملاقات

جنیوا ۳۱ رمئی۔ کل چین کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ مسٹر چو این لائی نے برطانیہ کے سابق وزیر تجارت مسٹر ولسن سے ملاقات کی۔ مسٹر ولسن لیبر پارٹی کے سرکردہ رکن ہیں۔ دونوں نے برطانیہ اور چین کی باہمی تجارت پر بات چیت کی۔

عیسائی مشنریوں کے خلاف مطالبہ

حیدر آباد دکن ۳۱ رمئی۔ حیدر آباد میں منعقد ہونے والی آٹھویں بین الاقوامی آرین کانفرنس نے حکومت ہندوستان پر زور دیا ہے۔ کہ وہ عیسائی مشنریوں کے قابل اعتراض اور قومیت کش پراپیگنڈا کو روکے اور انہیں ہندوستان میں تبلیغ کرنے کی اجازت نہ دے۔

جمعیۃ العلماء ہند کے جنرل سکرٹری کا متروکہ جائیدادوں کے قانون پر عملدر آمد کرنے کے طریقہ کے خلاف احتجاج

نئی دہلی ۳۱ رمئی۔ ہندوستان کی جمعیۃ العلماء کے جنرل سکرٹری مولانا حفظ الرحمن سیوہاری نے ہندوستان کی متروکہ جائیدادوں کے قانون پر عملدر آمد کرنے کے طریقہ کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے۔ کہ اگرچہ اس قانون کا اطلاق ان جائیدادوں پر ہوتا ہے۔ جنہیں ان کے مالک چھوڑ کر پاکستان چلے گئے ہیں۔ لیکن ان کا انتظام جن لوگوں کے سپرد کیا گیا ہے۔ وہ اس قانون کی صریح خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ اور ان جائیدادوں پر بھی قبضہ کر رہے ہیں۔ جن کے مالک ہندوستان میں موجود ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہندوستانی مسلمان اپنی جائیدادوں کے متعلق جو درخواستیں کسٹوڈین کو دیتے ہیں۔ انہیں خواہ مخواہ مسترد کر دیا جاتا ہے۔ اور بعض کو اتنا پریشان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کوئی کارروائی کرنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لیلۃ القدر تلاش کرو

عَنْ عَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ ؁ (صحیح بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لیلۃ القدر کو تلاش کرو طاق راتوں میں رمضان کے آخری دس دنوں میں۔

انیس ۱۹ سالہ فہرست اور بقایادار

دفتر اول کے مجاہدین کے لئے یہ شائع کیا جا رہا ہے۔ کہ ان کی انیس سالہ فہرست کتاب میں اشاعت کے لئے بن رہی ہے۔ اس میں ان کا نام بھی آ گیا ہے۔ وہ دفتر سے تسلی کر لیں۔ مگر دریافت کرنے والے صاحب یہ تشریح بھی کریں کہ انہوں نے پہلے دسویں سال کا چندہ کہاں سے ادا کیا تھا۔ اور اس کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ تک کہاں کہاں سے وعدہ کیا تھا۔ کیونکہ جہاں سے وعدہ کیا تھا۔ اسی جگہ پر ہر سال کا حساب رکھا گیا ہے۔

بعض احباب یہ تشریح نہیں کرتے۔ چنانچہ ایک صاحب لکھتے ہیں۔ میں اس یقین کے مقام پر اپنے آپ کو پاتا ہوں کہ میں لگاتار حسب وعدہ ہر سال ادا کر چکا ہوں۔ میرا نام فہرست میں دیکھ کر اطلاع دیں تا تسلی ہو ——— ایک اور صاحب لکھتے ہیں۔ بلاشک و شبہ میں انیس سال ادا کر چکا ہوں۔ آپ نے میرا نام فہرست میں لکھ لیا ہے۔ بواپسی اطلاع دیں ——— ایک اور صاحب فرماتے ہیں میں پورے انیس ۱۹ سال کا چندہ ادا کر چکا۔ بلکہ بیسویں سال کا بھی ادا کر دیا۔ کیا آپ نے زیر طبع کتاب میں میرا نام لکھ لیا۔ اطلاع دیں۔ اور میری اہلیہ صاحبہ بھی انیس ۱۹ سال پورے۔۔ کر چکی ہیں۔ ان کا نام بھی درج کریں۔

ایسے ہی روزانہ ڈاک میں دو تین خط آ جاتے ہیں۔ حالانکہ دفتر بار بار اعلان دے رہا ہے کہ دسویں سال کا چندہ کہاں سے ادا کیا۔ اور اس کے بعد سال ۱۱ تا ۱۹ کہاں کہاں سے وعدہ کیا تھا۔ ایسی تفصیل لکھیں دفتر ایسے احباب کو جو مذکورہ بالا تشریح نہیں فرماتے۔ جواب نہیں دے سکتا۔ پس احباب تو اپنی تسلی کے لئے ضرور دریافت کریں تا فہرست شائع ہونے پر آپ کو کوئی شکوہ نہ ہو۔ مگر مذکورہ بالا تفصیل بھی ضرور درج کریں۔ نیز دور اول کے بقایادار نوٹ کر لیں۔ کہ وہ بقایا ادا کریں۔ تا ان کا نام بھی فہرست میں آ جائے۔ اگر کسی نے بقایا ادا نہ کیا۔ تو اس کا نام فہرست سے نکل جائے گا۔ (وکیل المال تحریک جدید)

ضرورت مند اصحاب متوجہ ہوں

Central Supeior Servicis Examination 1940

اعلیٰ مرکزی ملازمتوں کے لئے انتخابی امتحان مقابلہ پاکستان سروس کمیشن کے زیر انتظام یکم دسمبر ۱۹۵۰ء کو کراچی۔ لاہور اور ڈھاکہ میں شروع ہو گا۔ اس سے سی۔ ایس۔ پی (سول سروس پاکستان) پی۔ ایف۔ ایس (پاکستان فارن سروس) پی۔ ایس۔ پی (پولیس سروس آف پاکستان) اور دیگر اعلیٰ ملازمتوں میں بھرتی مقصود ہے۔ قواعد اور فارم درخواست وغیرہ ٹکٹ لگے ہوئے واپسی لفافہ میں مندرجہ ذیل سے طلب ہوں۔ (۱) پاکستان پبلک سروس کمیشن کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ

(۲) اسسٹنٹ سکرٹری سول سکرٹریٹ پشاور

(۳) تمام ڈپٹی کمشنر صاحبان و پولیٹیکل ایجنٹس شمالی مغربی سرحدی صوبہ

مکمل درخواست بمعہ ضروری دستاویزات مندرجہ ذیل ایڈریس پر ۲۲/۵ تک پہنچنی لازم ہے

Secretary Pakistan Publi service Commission, Ingle Road, Karachi

درخواستہائے دعا:۔ میری لڑکی اقبال بیگم شمیم علیل ہے احباب جماعت اس کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۱) عبدالغفور احمدی مدرس رحیم یار خاں۔ (۲) میری والدہ حج کے لئے تیار ہے احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انسان نے ولی بننا ہے

بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ہم کو کیا کوئی ولی بننا ہے؟ افسوس انہوں نے کچھ قدر نہ کی۔ بے شک انسان نے (خدا کا) ولی بننا ہے۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلے گا۔ ۔۔ پھر ایک جگہ پر اس کی ملاقات ہو گی۔ اس کی اس طرف حرکت خواہ آہستہ ہو گی لیکن اس کے مقابل خدا تعالےٰ کی حرکت بہت جلد ہو گی۔ چنانچہ یہ آیت اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ الخ (پ ۲۱)

سو جو جو باتیں میں نے آج وصیت کی ہیں، ان کو یاد رکھو، کہ انہی پر مدار نجات ہے۔ (ملفوظات ص ۱۴۲)

ماہنامہ خالد کے بقایاداروں کی خدمت میں

ایک نہایت ضروری گذارش

احباب کرام میں نہایت ادب کے ساتھ آپ لوگوں کی توجہ اس طرف مبذول کرانے پر مجبور ہوں کہ ادارہ خالد کی مالی حالت بقایاجات کی عدم ادائیگی کی وجہ سے بہت گر گئی ہے۔ اگر خدانخواستہ بقایاجات کی ادائیگی میں مزید تاخیر ہوتی گئی۔ تو "خالد" جیسے رسالہ کے لئے جو ابھی ابتدائی مراحل میں سے گذر رہا ہے۔ ایک مزید کاری ضرب ہو گی۔ لہٰذا جہاں بقایاجات کی فوراً ادائیگی کی درخواست ہے۔ وہاں یہ بھی امید کی جاتی ہے کہ اب آئندہ سال کے لئے چندہ بطور پیشگی ادا کر کے ادارہ کی مالی اعانت فرمائیں گے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصیتی قواعد کی دوسری قسط

وصیتی قواعد منظور شدہ جنوری ۱۹۰۶ء پہلے احباب کی آگاہی اور ان پر عمل کرنے کی غرض سے شائع کئے جا چکے ہیں۔ اب وصیتی قواعد کی دوسری قسط شائع کی جا رہی ہے۔ یہ قواعد مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیوشن نمبر ۱ مورخہ ۲۵/۶/۲۲ کو منظور کئے تھے۔

ریزولیوشن نمبر ۴ مورخہ ۲۵/۶/۲۲

(ا) جس وصیت میں جائداد غیر منقولہ ہو اس کی رجسٹری ہونی ضروری ہے۔

(ب) وصیت جس جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کی ہو۔ اس وصیت کا نفاذ اسی طرح ہونا چاہئیے۔ جس طرح کہ وصیت میں درج ہے۔ یعنی وہ جائداد انجمن کے قبضہ اور تصرف میں آنی چاہئیے۔ جس کے بعد انجمن کو اختیار ہو گا کہ چاہے اسکو فروخت کرے۔ چاہے اسکو رکھے۔

(ج) جائداد کی قیمت موصی کو خود بخود مقرر نہیں کرنی چاہئیے۔ بلکہ انجمن کے مشورہ سے قیمت مقرر ہونی چاہئیے۔

(د) اگر کسی وصیت میں ایسی جائداد شامل ہو۔ جو کچھ جدی اور کچھ خود پیدا کردہ ہو۔ تو موصی کو وصیت میں یہ شرط لکھ دینی چاہئیے کہ اگر میرے وارثان جدی جائداد کا حصہ دینے میں عذر یا اعتراض کریں۔ تو یہ حصہ وصیت کا میری خود پیدا کردہ جائداد میں سے وصول کیا جاوے۔ ایسا ہی اگر کوئی ایسی جائداد ہو کہ جس کو موصی انجمن کے حوالہ کرنے کا مجاز نہیں ہے یا انجمن اس پر قانوناً قابض نہیں ہو سکتی۔ تو حصہ وصیت کردہ کے بارے میں موصی کو یہ تحریر کرنا لازم ہے کہ یہ حصہ میری اس جائداد سے دیا جائے۔ جو میری خود پیدا کردہ ہے۔ بشرطیکہ وہ جائداد اس قدر ہو کہ حصہ وصیت کردہ پورا ہو سکے۔

(ہ) جائداد منقولہ کی صورت میں اس کی نعش مقبرہ بہشتی میں دفن نہ کی جائیگی۔ اور نہ ہی اس کا کتبہ لگایا جائے گا۔ جب تک حصہ وصیت کردہ وصول نہ ہو جائے۔ بلکہ یہ مناسب ہو گا کہ جائداد منقولہ کی صورت میں موصی خود حصہ وصیت کردہ اپنی زندگی میں داخل کر دے۔"

شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ

۔۔ بخیریت حج کر کے واپس پہنچ گئے۔ شیخ بشیر احمد لیڈر ہیڈ ٹیچر اوکاڑہ۔ (۳) رمضان المبارک کے ایام میں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ خاکسار کے گناہوں کو معاف فرما کر اپنے فضل اور برکات سے نوازتے ہوئے خادم دین بنائے۔ (رشید احمد چوہدری) ربوہ شریف (۴) بشیر احمد صاحب ابن محمود الحسن صاحب بنی اسرائیل مرحوم ۔۔۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ یکم احسان ۱۳۳۳ھش

226

مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ

دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ کسی صوبہ کے لئے عام حالت میں خوش قسمتی کا نشان نہیں۔ بلکہ بدقسمتی کا نشان ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس صوبہ کی قیادت اس قابل نہیں رہی کہ جس کے سپرد ملک و قوم کی عنان کر دی جائے۔ وہ اس قابل نہیں کہ اس کے سپرد صوبہ کا نظم و نسق کیا جائے۔ وہ اس قابل نہیں کہ ملک و قوم کا کاروبار اس کے ہاتھ میں رہنے دیا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس صوبہ میں کسی نہ کسی طرح ایسے عناصر برسر اقتدار آ گئے ہیں۔ جو فی الحقیقت ملک و قوم کے دشمن ہیں۔ اور جن کا برسر اقتدار رہنا نہ صرف اس صوبہ کے لئے خطرناک ہے۔ بلکہ تمام ملک کے لئے خطرناک ہے۔

دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ چونکہ جمہوری طرز حکومت کے تعطل کا نام ہے، اس لئے حقیقتاً جیسا کہ ہم نے شروع میں کہا ہے۔ یہ صوبہ کے لئے بدقسمتی کا نشان ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ عوام کو دھوکا دے کر یا ان کے اشتعال جذبات کو بھڑکا کر یا دیگر ناجائز طریقے استعمال کر کے برسر اقتدار آ گئے ہیں۔ نہ تو وہ ملک و قوم کے مفاد کی اور نہ عوام کی حقیقی خواہشات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ دراصل ملک و قوم کے صحیح قوام میں ایک غیر اور زہریلا مادہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ملک و قوم کے جسم پر ایک پھوڑا ہیں۔ جس کا علاج جلد سے جلد ہونا چاہیئے، ورنہ تمام ملک گل سڑ کر سراپا ناسور بن جائے گا۔ اور ملک و قوم تباہی کے گڑھے میں جا پڑیں گے۔

مشرقی بنگال میں متحدہ محاذ جس طرح کامیاب ہوا اور بظاہر اس کل میں جو تخریبی اجزا شامل تھے۔ ان سے یہ پتہ لگانا مشکل نہ تھا۔ کہ یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکے گی۔ یہ مختلف مفاد پرستوں، تخریب پسندوں کا ایک گٹھ جوڑ کے سوا کچھ نہ تھا۔ جو عوام کے اشتعال جذبات کو بھڑکا کر برسر اقتدار آ گیا تھا۔ آزاد پارٹی۔ کمیونسٹ۔ اور عوامی لیگ وغیرہ ایسی پارٹیوں کا اتحاد کسی خیر کا پیش خیمہ نہیں ہو سکتا تھا۔

ان پارٹیوں نے بعض بیرونی اثرات کے ماتحت جو نعرہ بازی کی بھولے بھالے عوام کو بھڑکانے کے لئے تو بے شک مؤثر ثابت ہوئی۔ مگر پاکستان کی سالمیت اور استحکام کے لئے سخت خطرناک تھی۔ غریب عوام کا جو صحیح حالات کا ادراک نہیں رکھتے ایسی چکنی چپڑی باتوں میں آ جانا کوئی عجیب بات نہ تھی۔ اس طرح عوام کے دلوں میں جو کڑوے پودے کے بیج بو دیئے گئے تھے ممکن نہ تھا کہ وہ کڑوا پھل نہ لاتے۔ چنانچہ متحدہ محاذ کے برسر اقتدار آتے ہی۔ پاکستان کے اس نہایت اہم صوبہ میں ایسے فسادات ہوئے کہ پاکستان کی سالمیت بلکہ ہستی ہی معرض خطر میں پڑ گئی۔ اس پر مزید یہ کہ مولوی فضل الحق نے پے در پے ایسے بیانات بھارت میں امریکی اخبار کے نمائندہ کے سامنے دیئے کہ جن کا مفہوم پاکستان کو دو متعاند حصوں میں تقسیم کر دینے کے سوا کچھ نہیں نکل سکتا۔ مسٹر فضل الحق نے اپنے ان بیانات کی توجیہہ اور تردید کرنے کی کوششیں کیں۔ مگر یہ ایسا ہی تھا۔ کہ جس طرح ایک چینی کے برتن کو کوئی فرش پر دے مارے۔ اور بعد میں کہہ دے کہ میرا مطلب اس کو توڑنا نہیں تھا۔ جو عذر گناہ بدتر از گناہ کے مصداق تھے۔

وزیراعظم مسٹر محمد علی نے اپنی نشری تقریر میں ان حالات کا جن میں مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ ضروری ہو گیا تھا۔ بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ خود مولوی فضل الحق کے متعلق قائداعظم نے ایک بار فرمایا تھا کہ

"فضل الحق اب بالکل ختم ہو گئے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ وہ آئندہ زندگی میں بھی ختم ہی سمجھے جائیں گے۔ وہ مسلم قوم کے لئے ختم ہو چکے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے مسلم قوم سے غداری کی ہے۔ اور شیام پرشاد مکرجی سے مل کر وزارت قائم کی ہے۔ وہ ہندوؤں کے لئے بھی ختم ہو چکے ہیں کہ ہندو انہیں کٹھ پتلی کے طور پر استعمال کریں گے۔"

قائداعظم کے یہ الفاظ مولوی فضل الحق کی ذہنیت کا ایک ماہرانہ تجزیہ ہے۔ جو ان کے حالیہ قول و فعل سے آئینہ ہو رہا ہے۔ اور جن سے صاف واضح ہوتا ہے۔ کہ قائداعظم نے ان کو سمجھنے میں ذرا بھی غلطی نہیں کی تھی۔

متحدہ محاذ کے انتخابات میں کامیاب ہوتے پر وزیراعظم نے صاف صاف لفظوں میں اعلان کیا تھا کہ مرکز مشرقی بنگال کی حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گا۔ یہ ایک بہت بڑی بات تھی۔ اگر مولوی فضل الحق مرکز کے ساتھ تعاون کے لئے ہاتھ بڑھاتے۔ تو باوجودیکہ مرکز میں مسلم لیگی حکومت تھی۔ ملک و قوم کے لئے کوئی خدشہ نہ پیدا ہوتا۔ مگر انہوں نے مرکز کی ہدایات پر عمل کرنے سے انکار کر دیا۔ اور ایسی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ جن سے نہ صرف مشرقی بنگال اور مرکز میں خلیج کے زیادہ سے زیادہ وسیع ہونے کا اندیشہ پیدا ہو گیا بلکہ پاکستان کی سالمیت ہی خطرے میں پڑ گئی۔ اور ایک ہی ملک کے اتنے معصوموں کے جان و مال تباہ ہوئے۔ اور بے گناہ مسلمانوں کا اتنا خون بہا کر ؏

آسماں را حق بود گر خوں ببارد بر زمیں

ایسی صورت میں دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ جو ایک جمہوری ملک کے لئے بدقسمتی کا نشان ہے نہایت ضروری ہو گیا تھا۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ملک کا ہر خیر خواہ اور ہر سمجھدار انسان اس کا خیر مقدم کرے گا اگرچہ اسی دکھ کے ساتھ خطرناک پھوڑے کو چیرنے پھاڑنے کے لئے کسی ماہر سرجن کے حوالے کیا جاتا ہے۔

سلام

بحضور حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام

اے امام وقت تجھ پر سلام
اے حبیب کبریا تجھ پر سلام
راہِ حق کے راہ نما تجھ پر سلام
مورد صد برکت و رحمت ہے تُو
اے جری اللہ "سلطان القلم"
دی خبر تیری "رسول پاک" نے
تو مثیل ابن مریم لاجرم
تو ہے سرِ معرفت کا رازداں
کفر کے لشکر کو اے "بطل جلیل"
اندفاع یورش نصرانیت
تو نے ظلمت سے نکالا ہے ہمیں
کشتیٔ دین خدا کے ناخدا
تُو ہے تصدیقِ محمد سربسر
تُو نے پھر اسلام کو زندہ کیا
تُو نے بخشا دین احمد کو فروغ
تو نے ایماں کو اتارا چرخ سے
"یا حفیظ یا عزیز یا رفیق"
پالیا تجھ کو تو پایا بالیقیں
تیرے ملنے سے ملا سب کچھ ہمیں

اے ہمارے پیشوا تجھ پر سلام
نائب خیر الورےٰ تجھ پر سلام
ہادیٔ دین ہدےٰ تجھ پر سلام
پیکر مہر و وفا تجھ پر سلام
صاحب فہم و ذکا تجھ پر سلام
ہم میں تو ظاہر ہوا تجھ پر سلام
اور مقبول خدا تجھ پر سلام
اے حقیقت آشنا تجھ پر سلام
تو نے پسپا کر دیا تجھ پر سلام
تیرے ہاتھوں سے ہوا تجھ پر سلام
مشعل نور و ضیا تجھ پر سلام
خود خدا حامی ترا تجھ پر سلام
اے نوید انبیا تجھ پر سلام
اے غلام مصطفےٰ تجھ پر سلام
دے خدا تجھ کو جزا تجھ پر سلام
"رجل فارس" میرزا تجھ پر سلام
ہم کو سکھلائی دعا تجھ پر سلام
ہم نے اپنا مدعا تجھ پر سلام
مخزن جود و سخا تجھ پر سلام

آرزو ہے شاد ہے آقا یہی
جان تجھ پر ہو فدا تجھ پر سلام

محمد ابراہیم شاد

۲۹ رمضان المبارک

کو

مسجد رتن باغ میں اجتماعی دعا ہوگی

۲۹ رمضان المبارک بروز بدھ مورخہ ۲ جون ۱۹۵۴ء بعد نماز عصر مسجد رتن باغ لاہور میں درس القرآن کے اختتام پر اجتماعی دعا ہوگی۔ فضائل قرآن پر تقاریر بھی ہوں گی۔ افطاری کا انتظام بھی ہوگا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہے۔ احباب وقت مقررہ پر تشریف لائیں۔

صدر حلقہ سول لائن لاہور

حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ کے بد نتائج

محمد شفیع اشرف

(۲)

حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ کی وجہ سے عیسائیوں نے اسلام کی عدم ضرورت کا بھی اعلان کر دیا۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ قرآن شریف میں آتا ہے کہ مسیحی لوگ حضرت عیسےٰ کی وفات سے پہلے مشرک اور گمراہ نہیں ہوئے۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہی نہیں ہوئے۔ بلکہ مسلمانوں کے نزدیک بھی وہ زندہ ہیں۔ اور ہم (عیسائی) بھی خود یہی یقین کرتے ہیں۔ تو اس سے صاف یہ نتیجہ اخذ کرنا پڑے گا۔ کہ عیسائی ابھی تک گمراہ ہی نہیں ہوئے۔ اور ابھی تک انہوں نے شرک نہیں کیا۔ اور جب یہ تسلیم کر لیا جائے کہ عیسائی ابھی تک بگڑے نہیں۔ اور گناہوں اور بداعمالیوں میں مبتلا نہیں ہوئے بلکہ ابھی تک حق و صداقت پر ہیں۔ تو پھر اسلام اور بانیٔ اسلام کی آمد فضول ہے۔ اسلام تو دنیا میں اس لئے آیا کہ عیسائیت جو خراب ہو چکی ہے۔ اس کی اصلاح کی جائے۔ اور اس زمانہ کے کیا عیسائی اور کیا یہودی جو راہ راست سے بھٹک چکے ہیں۔ اور توحید کا سبق فراموش کر چکے ہیں۔ ان کو پھر صحیح توحید سے روشناس کرایا جائے۔ لیکن اگر مسلمانوں کے تسلیم شدہ اس غلط عقیدہ کو صحیح سمجھ لیا جائے۔ اور اقرار کر لیا جائے کہ حضرت مسیح ابھی تک زندہ ہیں تو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ عیسائی بھی اب تک موحد ہیں۔ اس سے صاف عیاں ہے۔ کہ اگر عیسائیت میں نقص نہیں آیا تو اسلام کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔

مشہور پادری غلام مسیح ایڈیٹر "نور افشاں" اپنی کتاب اثبات صلیب بجواب احمدیت کی کسر صلیب ص۱ میں اسی امر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"مرزا صاحب تسلیم کر چکے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی فوتگی کے بعد عیسائی بگڑے ہیں۔ مگر ہم دکھا چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آج تک آسمان پر زندہ ہیں لہذا عیسائی آج تک نہیں بگڑے ہیں۔ اب احمدی اصحاب اپنی احمدیت کے حال و انجام کا خود فیصلہ فرمالیں۔ ہمیں ورق سیاہ کرنے کی ضرورت نہیں۔"

بے شک ایک عیسائی پادری نے اس اقتباس میں "احمدیت" کا ذکر کیا ہے۔ اور یہی کہا ہے کہ "احمدی اصحاب اپنی احمدیت کے حال و انجام کا خود فیصلہ فرمالیں" اور اسلام کا نام "معلق" اور عمداً پادری صاحب نے زبان سے نہیں نکالا لیکن فی الحقیقت ان کے ذہن کے گوشے گوشے میں یہ عبارت لکھتے وقت اسلام کا خیال تھا۔ اور وہ دراصل وہ احمدیت کا نام لے کر اسلام پر ہی چوٹ کر رہے تھے۔ اور ان کا مقصد ہی یہ تھا۔ کہ احمدیت کا نام لے کر اہل اسلام کو یہ بتا دیا جائے کہ ابھی تک عیسائی نہیں بگڑے۔ اور ان میں خرابیوں کا وجود نہیں آیا۔ لہٰذا اسلام کی ہی ضرورت نہیں۔ اور احمدیت کا حال و انجام تو ایک ضمنی سی بات ہے۔ اس طرح اسلام کا حال و انجام صاف ظاہر ہے۔ کیونکہ اگر یہ مفروضہ درست ہے۔ کہ عیسائی نہیں بگڑے۔ تو اسے لامحالہ صحیح خیال کرنا پڑے گا۔ کہ پھر اسلام کی ہی ضرورت نہیں۔ (والعیاذ باللہ من ذالک)

اسی تسلسل میں انہوں نے مسیح کے "خاتم النبیین" اور "آخری نبی" ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور برملا کہا کہ اب مسیح کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آئے گا۔ تو وہ یقیناً جھوٹا ہوگا۔ عیسائیوں کے مشہور پادری بوٹامل نے خاص اسی موضوع پر "خاتم النبیین" کے نام سے ایک کتاب لکھی۔ جس میں اس خالص اسلامی اصطلاح کو یہ دیکھے بغیر کہ عیسائیت میں اس کا وجود ہے بھی یا نہیں۔ انہوں نے مسیح علیہ السلام پر اسے منطبق کیا۔ اور یہاں تک لکھا کہ

"پس ہماری تحقیق نے ہمیں مجبور کیا ہے کہ ہم دنیا میں اس بات کا علانیہ اظہار کریں کہ توریت اور نبیوں اور انجیل مقدس میں مسیح خداوند اور اس کے حواریوں کے بعد کسی سچے نبی کی آمد کی کوئی خبر نہیں ہے۔ اس لئے مسیح اور اس کے حواریوں کے بعد کسی کا دعوئے نبوت حق اور قابل وثوق نہیں ہے۔ پس ساری باتوں کو آزماؤ اور بہتر کو اختیار کرو۔"

(خاتم النبیین کا پادری بوٹامل ص۲۲)

اسی کتاب کے ص۳۲ پر وہ لکھتے ہیں:۔

"اس شریعت میں بھی کسی بات کی کمی نہ رہی۔ اور نہ ہی اس میں ترمیم اور تبدیلی کی ضرورت رہی۔ اس کے لئے بھی کسی نئے الہام اور نئے نبی کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اب تک تمام بنی نوع انسان کی حکومت میں ایسی شریعت کا رواج اور نفاذ موجود ہے۔ پس جو شریعت مسیح کی معرفت دی گئی۔ اور جس کی سب نبیوں نے تلقین کی۔ اور جس کی مسیح خداوند نے تصدیق کی وہ کامل اور غیر متغیر اور لاتبدیل شریعت ہے۔ اس کی موجودگی میں غیر کی آواز پر کان لگانا خدا تعالےٰ اور انبیاء کی ہتک اور توہین ہے۔"

(خاتم النبیین از پادری بوٹامل ص۳۲)

یہی اور اسی قسم کے اور سینکڑوں اعتراضات تھے جو عیسائی پادریوں نے اسلام پر کرنے شروع کئے۔ اور صرف اور صرف اس عقیدہ کو منوا کر کہ "مسیح آسمان میں زندہ ہیں اور قیامت سے پہلے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔" انہوں نے اسلام کو پستی کے گڑھے میں گرا دیا۔ اور خود اسلام میں اس قدر تباہی اور خرابی آئی کہ الامان۔ وہ دین جو کبھی سب دینوں کا سرتاج تھا۔ جس کے ماننے والے سب کے سردار تھے۔ آج اسی کو سب سے کمتر اور ذلیل خیال کیا جاتا تھا اور اسی کے ماننے والے دنیا کے ذلیل ترین اور کمینے انسان تصور کئے جاتے تھے۔ اور یہی وہ باعث ہوئے کہ عیسائیوں نے اخروی نجات کے نام سے بھی مسلمانوں کو اکسایا۔ اور کہا کہ "اے عزیز برادران اسلام محمد صاحب کی حمایت پر بھروسہ نہ رکھو۔ لیکن یسوع مسیح میں پناہ لو۔ صرف اسی کے وسیلے سے نجات ہو سکتی ہے۔"

(بحوالہ رسالہ توحید و تثلیث در راہ نجات مصنفہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری)

المسیح فی الاسلام کے مصنف نے لکھا کہ:۔

"مطلوبہ شفاعت کا سوائے مسیح کے پایا جانا ناممکن ہے۔ کیونکہ وہی ہے جو آسمان میں زندہ ہے۔ اور اسی کے لئے حق شفاعت ہے۔ کیونکہ وہ کبھی گناہ کا مرتکب نہ ہوا۔" (المسیح فی الاسلام ص۱۱)

گویا انجام کار عیسائیوں نے نجات کا اصل ذریعہ بھی مسلمانوں کو حضرت مسیح کی ذات میں بتا کر یہ جتلانا چاہا کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت یا آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں اعمال صالحہ حسنہ بجا لانے سے کسی کو یہ نعمت نصیب نہیں ہو سکتی ہاں اگر نجات کی خواہش ہے تو یسوع کے دروازے کی طرف آؤ وہ اسی غرض کے لئے کھلا ہے۔

الغرض عیسائی پادریوں نے صرف اور صرف "عقیدہ حیات مسیح" کو بنیاد بنا کر اور ناسمجھ مسلمانوں کی بے وقوفی سے فائدہ اٹھا کر اسلام پر بے شمار حملے کئے۔ اور انہوں نے ہر قدم پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ

(۱) اسلام ایک جھوٹا دین ہے۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

(۲) بانیٔ اسلام کی ذات گناہوں سے ملوث تھی۔ ان کی قوت قدسیہ حضرت عیسےٰ سے ہر حال کمتر تھی۔

(۳) اسلام اور بانیٔ اسلام کی اتباع کسی کو "مثیل مسیح" اور خداوند کا نام پانے کے قابل نہیں کر سکتی۔

(۴) امت محمدیہ اپنی خرابیوں کی اصلاح کے لئے ہمارے نبی کی محتاج ہے۔

(۵) حضرت عیسےٰ علیہ السلام سب انبیاء سے افضل ہیں وہ آسمان میں زندہ موجود ہیں۔

(۶) خاتم النبیین دراصل حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہیں۔

(۷) نجات صرف اور صرف عیسائیت میں ہے۔

(۸) قرآن مجید کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ عیسائی ابھی تک بگڑے نہیں۔

(۹) از روئے قرآن مجید مسیح سب سے افضل ہیں۔

(۱۰) حضرت عیسےٰ علیہ السلام میں خدائی صفات تھیں

مجالس صوبہ سرحد اور مشرقی بنگال کے لئے اطلاع

مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ سرحد اور مشرقی بنگال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مندرجہ ذیل خدام کو بطور نائب صدر صوبہ مقرر کیا گیا ہے۔ متعلقہ مجالس نوٹ کر لیں۔ اور ان کے ساتھ تعاون فرمائیں

(۱) صوبہ مشرقی بنگال۔ ڈاکٹر عبدالصمد خانصاحب نارائن گنج

(۲) صوبہ سرحد۔ عبدالستار صاحب خادم نوشہرہ چھاؤنی

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

227

روزہ اور اس کے احکام کا فلسفہ

(۳)

(از مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب پشاور)

مسائل کا فلسفہ

روزوں کی ضرورت اور ان کا فلسفہ بیان کرنے کے بعد اب بعض مسائل لکھ دیئے جاتے ہیں۔ جن کا ایک حصہ فقہ احمدیہ مصنفہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ماخوذ ہیں۔

واضح ہو کہ انسان کے کام تین طرح پر ہو سکتے ہیں۔ (۱) نسیان (۲) خطا (۳) ارادہ سے۔ اگر انسان غلطی سے یا بھول کر روزہ میں کچھ کھا پی لے۔ تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر بے احتیاطی سے (خطاً) کوئی ایسا کام کرے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر اس پر کفارہ لازم نہیں۔ صرف ایک روزہ رکھنا ہوگا۔ اس کی مثال یہ ہے۔ کہ کلی کرتے کرتے پانی حلق میں اتر جائے۔ یا شام کو بادل کی وجہ سے افطاری غروب آفتاب سے قبل کر لی جائے۔ ارادتاً اگر یہ کام کئے جائیں۔ تو پھر کفارہ لازم آتا ہے۔ جس کی سزا ۶۰ روزے۔ یا غلام آزاد کرنا۔ یا ۶۰ مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔

روزہ کی حالت میں اگر قے منہ بھر کر آ جائے۔ تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ غذا معدہ سے نکل جاتی ہے۔ اور ایسی حالت میں روزہ جاری رکھنا ضعف پیدا کرتا ہے۔ نکسیر پھوٹے یا جریانِ خون سے (اگر وہ کافی مقدار میں ہو) روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے بھی ضعف ہو جاتا ہے۔ عورت کو اگر ماہواری شروع ہو جائیں۔ تو اس کو فوراً روزہ توڑ دینا چاہیئے۔ سوائے اس کے کہ افطاری میں چند گھنٹے باقی ہوں۔ روزہ کی حالت میں اگر اسہال زیادہ مقدار میں آ جائیں۔ تو روزہ افطار کر دینا چاہیئے۔ مگر صرف ایک پتلی اجابت روزہ کے منافی نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مستقل مرض نہیں ہوتا۔ عارضی کیفیت ہوتی ہے۔

روزے کی حالت میں مندرجہ ذیل کام کرنے جائز ہیں۔ اور روزہ نہیں ٹوٹتا۔ سر کو تیل لگانا۔ کنگھی کرنا۔ بال کٹوانا۔ آئینہ دیکھنا۔ آنکھ میں سرمہ یا دوائی ڈالنا۔ خوشبو سونگھنا۔ دانت کو مسواک یا برش سے صاف کرنا۔ اور کریم کا استعمال۔ دانت کے خلا کو بھروانا۔ دانت اکھڑوانا۔ (اگر بغیر ٹیکہ کے ہو۔ اور خون زیادہ نہ جائے) کان میں تیل یا دوائی ڈالنا۔ جسم پر تیل کی مالش کرانا۔ غسل کرنا۔ سینگی یا پچھنے لگوانا یا ورید سے چند قطرے خون لینا۔ حلق میں دوائی لگوانا۔ دنداسہ کرنا وغیرہ۔

روزے کی حالت میں مندرجہ ذیل کام ممنوع ہیں۔ ان کے ارتکاب سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:۔

(۱) ٹیکہ کروانا۔ خواہ وہ جلدی (S.D.) ہو۔ یا وریدی (I.V.) پٹھوں میں (I.M.) اور خواہ اس طرح چند قطرے ہی دوائی داخل کی جائے۔ تو بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر آنکھ کی شفاف جھلی (conjunctiva) کے اندر دوائی ٹیکے سے داخل کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اس فرق کی باریک حکمت آگے چل کر بیان ہوگی۔

(۲) حقنہ (انیما) کرنا۔ ٹیکہ لگوا کر دانت نکلوانا وغیرہ۔

منہ میں پانی لے کر اس کو دیر تک روکے رکھنا۔ بعض فقہاء نے مکروہ لکھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ منہ کے اندر سے بھی پانی جذب ہو جاتا ہے۔ گو بہت قلیل حد تک۔ اسی طرح بار بار غسل کرنا بھی نہ صرف پسندیدہ نہیں ہے۔ بلکہ مضر بھی ہے

ایک لطیف اصل

روزے کی حالت میں جسم میں کوئی غذا یا دوائی ڈالنے کے متعلق اصول یہ ہے۔ کہ اگر جسم کے اندر کسی ایسے راستے سے کوئی دوائی یا غذا داخل کی جائے۔ جس راستے سے عام حالات میں اتنی مقدار میں وہ شے داخل کی جا سکے۔ کہ اس سے زندگی کا قیام ممکن ہو۔ تو اس راستے سے کوئی دوائی یا غذا داخل کرنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ جسم کے یہ راستے چار ہیں۔ جلد۔ وریدیں۔ پٹھے۔ انتڑیاں اور معدہ۔ پس جلدی اور وریدی ٹیکہ۔ پٹھوں میں ٹیکہ اور حقنہ وغیرہ کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مگر آنکھ کے اندر ٹیکہ کرنے سے نہیں ٹوٹتا۔ کیونکہ آنکھ کے راستے طبعی طور پر اتنی مقدار میں غذا یا دوائی خون میں داخل کرنا ممکن نہیں جو انسان کو زندہ رکھ سکے۔ مالش بھی اسی واسطے جائز ہے۔ کیونکہ اس طرح کوئی غذا یا دوائی اتنی مقدار میں خون میں نہیں پہنچا سکتے۔ جو انسان کو زندہ رکھ سکے۔

ایک مفید تجویز

رمضان المبارک کا مہینہ بہت سی بری عادات کو چھوڑنے اور اچھی عادات ڈالنے کے سنہری مواقع بہم پہنچاتا ہے۔ جس سے ہر مومن کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اس کے لئے آسان طریق یہ ہے۔ کہ انسان ہر رمضان میں ایک مخصوص بدی کے چھوڑنے کا عہد کرے۔ اور پھر سارا سال اس پر عمل کرتا رہے۔ مثلاً جھوٹ۔ گالی گلوچ بدنظری۔ تمباکو نوشی۔ حرام خوری۔ دورنگی۔ خیانت وغیرہ میں سے کسی ایک کا عہد کر لیا جائے۔ اس طرح چند سالوں میں ہی انسان کی کامل اصلاح ہو سکتی ہے۔ غرضیکہ انسان کو اس ماہ کی برکات سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے سچی تڑپ اور عاجزی سے دعا مانگنی چاہیئے۔ کہ الٰہی میں تیرا ایک کمزور بندہ ہوں۔ میرا نفس مجھے کسی بیماری کے بہانہ سے اس نعمت سے محروم رکھ رہا ہے۔ زندگی کا بھروسہ نہیں۔ کس کو معلوم پھر یہ موقع ملے یا نہ ملے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ضرور توفیق عطا فرما دے گا۔ ورنہ تخلف کا باب بہت وسیع ہے۔ انسان اگر چاہے۔ تو ساری عمر ہی بیٹھ کر نماز پڑھتا رہے۔ اور ایک روزہ بھی نہ رکھے۔ نفس کے حیلوں کا کوئی شمار نہیں۔

روزہ کی روح

ہر شے کی طرح روزہ کا بھی ایک جسم ہے۔ اور ایک اس کی روح یا مغز ہے۔ صرف کھانا پینا ترک کر دینے سے روزہ کامل نہیں ہوتا۔ جب تک اس کی روح کو بھی قائم نہ رکھا جائے۔ ورنہ اسکی مثال تو ایسی ہی ہے۔ کہ کسی جانور کے منہ پر تھیلا باندھ دیا جائے۔ اور وہ چر نہ سکے۔ روزہ کی روح یہ ہے۔ کہ انسان کی نیت خالص ہو۔ اللہ تعالیٰ کی سچی محبت اس کے عشق اور رضا کے لئے نفس میں گرمی اور جوش ہو۔ اور انسان بدنظری۔ حرام خوری۔ رشوت۔ بدزبانی۔ دنگا فساد۔ گالی گلوچ۔ مکاری ریاکاری۔ خیانت اور دھوکہ فریب سے۔ جی بچا رہے۔ ورنہ اس کا روزہ محض فاقہ کشی ہوگا۔ پھر یہ ضروری ہے۔ کہ رمضان کے دنوں میں انسان کام زیادہ کرے اور نفس سے ہرگز رعایت کا طالب نہ ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تو روزے رکھ کر جہاد کئے تھے۔ اور وہ بھی عرب جیسے سخت گرم ملک میں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہم نسبتاً کم گرم ملکوں میں پنکھوں کے نیچے بھی کام نہ کر سکیں۔ روزے کی ضرورت جسمانی صحت کے نقطۂ نگاہ سے امیر کو زیادہ ہوتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ وہی کسی نہ کسی حیلہ سے اس کو کھا جاتے ہیں۔ یا فدیہ کی آڑ لے کر رخصت حاصل کر لیتے ہیں۔

رمضان المبارک میں تراویح کا بھی مفید رواج ہے۔ جو حضرت عمرؓ نے لوگوں کی تہجد سے سستی کی وجہ سے جاری کی تھی۔ مگر یہ مسنون طریق نہیں ہے۔ اصل چیز جو اس سے بہت اعلیٰ ہے۔ وہ نماز تہجد ہے۔ جو سحری کے وقت باجماعت یا اکیلے ادا کی جاتی ہے۔ ختم قرآن کے دن امام کو کچھ نذرانہ دینے کا رواج ہے۔ جو جائز ہے۔ مگر شرط یہ ہے۔ کہ پہلے سے اجرت مقرر نہ کی جائے۔ ہر شخص بطور شکریہ خدمت میں حصہ لے سکتا ہے۔

آخر میں میری یہ رب العالمین سے دعا ہے۔ کہ وہ ہم کو اس مبارک ماہ کی برکات سے نوازے اور آخری عشرہ میں خصوصیت سے محبت الٰہی کے جوش میں ترقی کرنے کی توفیق دے۔ یہ انسانی خلوت ہے۔ کہ جوں جوں جدائی کی گھڑی قریب آتی ہے۔ انسان کا اضطراب بھی بڑھتا جاتا ہے۔

متفرق کلاس

نظارت تعلیم و تربیت کے زیر انتظام ربوہ میں ایک متفرق کلاس بھی جاری ہے۔ یہ کلاس قادیان میں بھی جاری تھی۔ اس کلاس کے اجراء کا مقصد یہ ہے۔ کہ جو لوگ اپنے مخصوص حالات کی بناء پر عربی علوم یعنی قرآن کریم حدیث اور دیگر درسی کتب میں کسی معلم کی رہنمائی حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کی اس دقت کو رفع کیا جا سکے۔ سکولوں اور کالجوں کے طالب علم جو کچھ عرصہ ربوہ میں ٹھیر سکتے ہوں۔ ان کے لئے فائدہ اٹھانے کا اچھا موقعہ ہے۔ اسی طرح جو دوست ربوہ میں کچھ دیر ٹھیر کر دینی تعلیم سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ بھی قرآن کریم سادہ باترجمہ۔ نماز باترجمہ وغیرہ سیکھنے میں مدد لے سکتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ نظارت تعلیم و تربیت دوستوں کو متوجہ کرنا چاہتی ہے۔ کہ جو دوست اپنے قیام و طعام کا انتظام کر سکتے ہوں۔ اور کچھ عرصہ ربوہ میں ٹھیر کر دینی علوم سیکھنا چاہیں۔ ان کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ کالجوں اور سکولوں کے طلباء جو امتحان کی تیاری کے لئے عربی کتب میں مدد لینا چاہیں۔ وہ بھی اپنے قیام و طعام کا انتظام کرتے ہوئے عربی کتب حل کرانے میں مدد لے سکتے ہیں۔ ایک ایک یا دو دو ماہ ربوہ میں ٹھیرنے والے دوست بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ضروری اعلان

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب کو قرآن کریم سیکھنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ لیکن افسوس کہ بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ دی ہے۔ حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ فوری طور پر اس طرف متوجہ ہوں۔ اس سلسلہ میں امراء پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت کو چاہیئے۔ کہ وہ قرآن کریم سیکھنے والے احباب کے گروپ بنائیں۔ جو قرآن کریم سادہ نہیں جانتے۔ ان کے گروپ علیحدہ اور جو قرآن کریم سادہ تو جانتے ہیں۔ مگر انہیں ترجمہ نہیں آتا۔ ان کے گروپ علیحدہ۔ ان گروپوں کو سکھانے کے لئے ایسے احباب مقرر کئے جائیں۔ جو قرآن کریم سادہ یا باترجمہ پڑھا سکتے ہوں۔ حضور کے اس ارشاد پر فوری عمل ہونا چاہیئے۔ اور آئندہ ماہانہ رپورٹوں میں اس کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے۔ رپورٹ میں ان کو الف کو مدنظر رکھا جائے۔ (۱) کتنے احباب کو قرآن کریم سادہ نہیں آتا۔ (۲) کتنے احباب کو قرآن کریم سادہ آتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کتنے احباب نے قرآن کریم سادہ اور کتنے احباب نے قرآن کریم باترجمہ سیکھا۔ (۳) نتیجہ کیا رہا۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

امام جماعت احمدیہ کے خلاف جو گرے ہوئے الفاظ استعمال کئے گئے وہ قرآن کریم اور رسول اکرمؐ کی زبان کے

ساتھ حد درجہ اہانت آمیز استہزاء پر مشتمل ہیں!

مسٹر دولتانہ کے بیان کے بعد آنے والے طوفان کے متعلق انسدادی تدابیر کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ!

(گذشتہ سے پیوستہ)

"مزدور" ایک اردو اخبار ہے۔ جو سرکردہ احرار سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے بیٹے سید ابوذر بخاری کی ادارت میں ملتان سے شائع ہوتا ہے۔ اس اخبار کی توجہ سب سے زیادہ اینٹی احمدیہ تحریک پر مرتکز تھی ۳ رجون ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں اس میں ایک مقالہ شائع ہوا۔ جس میں امام جماعت احمدیہ کا تذکرہ خط نسخ میں اس بازاری انداز میں شائع ہوا۔ کہ شرافت و متانت ہمیں اس کی وضاحت کرنے سے مانع آتی ہے۔ اگر یہ لفظ جماعت احمدیہ کے کسی رکن کی موجودگی میں کہے جاتے۔ اور اس کا نتیجہ ٹوٹی ہوئی کھوپڑی کی صورت میں ظاہر ہوتا۔ تو یہ بات ہمارے لئے قطعاً حیرت کی موجب نہ ہوتی۔ اس میں جو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ وہ اتنے گرے ہوئے مذاق کے آئینہ دار ہیں۔ جس میں طبع سلیم کو سخت صدمہ پہنچتا ہے یہ الفاظ قرآن کریم اور رسول اکرمؐ کی زبان کے ساتھ حد درجہ اہانت آمیز استہزاء اور تمسخر پر مشتمل ہیں ڈائرکٹر تعلقات عامہ نے اس مقالہ کا جائزہ لیا۔ لیکن صرف تنبیہہ کرنے کا فیصلہ ہوا۔ تین روز بعد اس اخبار نے اپنی ۱۶ رجون ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں ایک اور مقالہ شائع کیا۔ جس میں مرکزی حکومت کے خلاف دشنام طرازی کی گئی تھی۔ اگرچہ اس کے بعد اس اخبار سے تین ہزار روپے کی ضمانت طلب کی گئی۔ تاہم وزیر اعلیٰ نے یہ حکم اپنے پاس آنے والے ایک وفد کی درخواست پر منسوخ کر دیا۔

محکمۂ اسلامیات

محکمۂ اسلامیات کے قیام کا فیصلہ ۱۴ رمئی ۱۹۵۱ء کو ایک ایسے اجلاس میں ہوا۔ جس میں وزیر اعلیٰ چیف سیکرٹری۔ فنانس سیکرٹری اور ڈائرکٹر تعلقات عامہ شامل تھے۔ اس فیصلہ کی رو سے چھ علماء پر مشتمل ایک بورڈ بنایا گیا۔ اور چیف سیکرٹری اس محکمہ کے حاکم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ ڈائرکٹر تعلقات عامہ اس محکمہ کی نگرانی کرنے اور خرچ چلانے والے افسر مقرر ہوئے۔ مولوی ابراہیم علی چشتی کو ساڑھے چھ سو روپیہ مشاہرہ پر اس کا ڈپٹی سکرٹری مقرر کیا گیا۔ محکمہ اسلامیات کے حقیقی مصارف کی مقدار ۵۲-۱۹۵۱ء میں انچاس ہزار آٹھ سو پندرہ روپے اور ۵۳-۱۹۵۲ء میں ایک لاکھ پانچ ہزار چار سو بتیس روپے تھی۔ یہ محکمہ ۲۷ اشخاص کو اعزازی مشاہرے دیتا تھا۔ اس کے عوض وہ ستمبر ۱۹۵۱ء سے فروری ۱۹۵۳ء تک مختلف رسائل وجرائد میں مقالات لکھتے رہے۔ ان اشخاص میں سے مولانا ابوالحسنات اور مولانا محمد بخش مسلم نے احمدیوں کے خلاف شورش میں نمایاں حصہ لیا۔ مولانا ابوالحسنات مجلس عمل پنجاب کے صدر اور مولانا مسلم اس کے رکن تھے۔ محکمہ اسلامیات نے جن اٹھارہ افراد کو، سکولوں کالجوں اور جیلوں میں دینیات کے موضوع پر خطبے دینے کے لئے لیکچرار کی حیثیت سے ملازم رکھا۔ ان میں سے حسب ذیل گیارہ افراد نے تحریک میں سرگرمی سے حصہ لیا:۔

(۱) مولانا محمد بخش مسلم (۲) مولوی غلام دین (۳) مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری (۴) صاحبزادہ فیض الحسن (۵) علامہ علاؤالدین صدیقی۔ (۶) مولانا غلام محمد ترنم (۷) قاضی مرید احمد (۸) حافظ کفایت حسین (۹) پروفیسر عبد الحمید (۱۰) مولانا سلیم اللہ (۱۱) مفتی محمد حسن۔

ان میں سات اصحاب کو شورش سے تعلق رکھنے والی سرگرمیوں کی بناء پر گرفتار بھی کیا گیا۔ قاضی مرید احمد۔ پروفیسر عبد الحمید اور مفتی محمد حسن کے سوا باقی تمام افراد شورش کی قیادت کرنے والی مجلس عمل کے رکن تھے۔ قاضی مرید احمد مجلس عمل ضلع سرگودھا کے اور حافظ کفایت حسین مجلس عمل ضلع لاہور کے رکن تھے۔ اس کے علاوہ محکمہ اسلامیات کے بورڈ کے ارکان میں سے حسب ذیل افراد نے تحریک میں نمایاں حصہ لیا۔ اور پہلے دو افراد تو اپنی سرگرمیوں کی بناء پر قید بھی ہوئے تھے۔

(۱) مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری
(۲) مولانا غلام محمد ترنم (۳) مولانا محمد بخش مسلم
(۴) مفتی محمد حسن

مقدمات کی واپسی

[یہاں سے رپورٹ کے دوسرے باب کا ترجمہ شروع ہوتا ہے۔ جس کا مفصل عنوان یہ ہے:۔ "لاہور کنونشن سے کراچی اور پنجاب میں علماء کی گرفتاری تک ۱۳ر جولائی ۱۹۵۲ء تا ۲۷ر فروری ۱۹۵۳ء"]

دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے احکام کی خلاف ورزی کی بناء پر سرگودھا میں جو مقدمات دائر ہوئے۔ ان کی سختی سے پیروی کی گئی۔ اور جیسا کہ ہم پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں۔ ان میں سے ایک مقدمہ میں سزا بھی سنا دی گئی۔ ایک مقدمہ گوجرانوالہ میں اور دوسرا سرگودھا میں زیر سماعت تھا۔ وہ دونوں بعد میں واپس لے لئے گئے۔ اور سرگودھا میں جن لوگوں پر جرم ثابت ہو گیا تھا۔ ان کی رہائی کا حکم صادر کر دیا گیا۔

ہوم سیکرٹری نے اس سلسلہ میں دو نوٹ قلمبند کئے۔ ان میں سے ایک مسل نمبر ۹۹ (۲) ۱۶ جلد اول کے صفحہ ۷ پر ۱۷ر جولائی ۱۹۵۳ء کو اور دوسرا مسل نمبر ۹۳ (۲) ۱۶ جلد اول کے صفحہ ۶۴ پر ۱۸ر جولائی ۱۹۵۲ء کو لکھا گیا۔ ان دونوں نوٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ گوجرانوالہ کا وزیر اعلیٰ ہی کے حکم کے تحت واپس لے لیا گیا ہوگا۔ پہلا نوٹ حسب ذیل ہے:۔

"۱۵ر جولائی ۱۹۵۲ء کے اجلاس میں جو فیصلہ ہوا۔ اس کے مطابق میں نے منسلک سگنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گوجرانوالہ کو بھیجا۔ جو کل مجھ سے ملے میں نے انہیں بتایا۔ کہ چونکہ احرار کے دو سرغنوں پر سرگودھا کے مقدمہ میں جرم ثابت ہو چکا ہے۔ اس لئے حکومت نے گوجرانوالہ کا مقدمہ واپس لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ گوجرانوالہ واپس جا کر کل ہی اس مقدمہ کو واپس لے چکے ہوں گے۔ یا زیادہ سے زیادہ آج واپس لے لیں گے۔"

دوسرے نوٹ کی عبارت یہ ہے:۔

"گوجرانوالہ کا مقدمہ کل واپس لے لیا گیا میں نے وقت تاب وزیر اعلیٰ سے ذرا بعد ۱۵ر تاریخ کو وہاں کے ڈپٹی کمشنر کو بلا بھیجا۔ اور جب ۱۶ر تاریخ کو وہ مجھ سے ملنے آئے۔ تو انہیں حکومت کے فیصلہ سے آگاہ کر دیا۔"

اگرچہ مسٹر دولتانہ یہ تسلیم نہیں کرتے کہ مقدمات واپس لینے کا فیصلہ ان کا تھا۔ تاہم ان دونوں نوٹوں سے یہ بات بالکل واضح ہے۔ کہ اس اقدام کا فیصلہ افسروں کے اس اجلاس میں ہوا۔ جس میں وزیر اعلیٰ بھی موجود تھے۔ پھر جس سرعت سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو اس فیصلے سے مطلع کیا گیا ہے۔ اس حقیقت سے ملا کر دیکھا جائے۔ کہ ایسا اہم فیصلہ کوئی افسر بھی اپنی ذمہ داری نہیں کر سکتا تھا۔ تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ یہ مقدمہ واپس لینے کا فیصلہ خود وزیر اعلیٰ نے کیا تھا۔ مسل بتاتی ہے۔ کہ ۱۵ر جولائی ۱۹۵۲ء کو ہوم سکرٹری نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گوجرانوالہ کے نام اچانک ایک لاسلکی پیغام بھیجا۔ جن میں ان سے کہا گیا۔ کہ وہ ہوم سکرٹری سے کل ملنے کو آئیں۔ ڈپٹی کمشنر نے اس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ۱۶ر جولائی کو آکر ہوم سیکرٹری سے ملاقات کی جنہوں نے مقدمہ واپس لینے کے متعلق حکومت کے فیصلے سے ان کو مطلع کر دیا۔ اس سے صرف یہی نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ مقدمہ وزیر اعلیٰ کے حکم پر ہی واپس لیا گیا تھا۔

احرار کی پیشکش

ہم یہ بتا چکے ہیں۔ کہ مولانا اختر علی خان اور مجلس کے نئے صدر مولانا غلام غوث سرحدی ۵ر جولائی ۱۹۵۲ء کو مسٹر انور علی سے ملنے آئے تھے اور انہیں یقین دلایا تھا کہ جن لوگوں کو دفعہ ۱۴۴ کے تحت احکام کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے۔ انہیں رہا کر دیا جائے۔ اور دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے احکام واپس لے لئے جائیں۔ تو احرار من حیث الجماعت اعلان کر دیں گے کہ وہ صوبہ کے امن وامان میں خلل ڈالنے والی تقریریں نہیں کیا کریں گے۔ یہ پیشکش بعد میں وزیر اعلیٰ کی خدمت میں دہرائی گئی۔ جنہوں نے ڈائرکٹر تعلقات عامہ میر نور احمد کو ہدایت کی۔ کہ وہ احرار راہنماؤں سے مل کر پوچھیں کہ ان کی مرضی کیا ہے۔ اور وہ کیا کرنا چاہتے ہیں۔ میر نور احمد نے وزیر اعلیٰ کو اطلاع دی کہ احرار اپنی یہ تحریک آئینی طریق پر چلانے کے خواہاں ہیں اور حکومت کے ساتھ تصادم سے احتراز کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا بعض احرار راہنما ۱۸ر جولائی کو وزیر اعلیٰ سے ملے۔ اور اس یقین دہانی کا باقاعدہ اعلان کرنے کا وعدہ کیا۔ کہ وہ لاقانونیت یا تشدد پر نہیں اتریں گے۔ اور نہ کوئی قانون شکنی ہی کریں گے۔ دوسری جانب وزیر اعلیٰ نے وعدہ کیا کہ ایسا بیان جاری ہو گیا۔ تو وہ نہ صرف ان پابندیوں کو دور کرنے کے مسئلہ پر ہمدردی سے غور کریں گے۔ جو دفعہ ۱۴۴ کے تحت ان کے جلسوں پر عائد ہیں۔ بلکہ ان کے سزا یافتہ رہنماؤں کو رہا کرنے پر بھی غور کریں گے۔ ان انتظامات کے مطابق امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، مولوی محمد علی جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس احرار۔ صاحبزادہ فیض الحسن رکن عاملہ مجلس احرار اور مولانا محمد حسین غازی سالار اعلیٰ جیوش احرار اسلام کی جانب سے ایک بیان ۲۱ر جولائی ۱۹۵۲ء کے "آفاق"

سال رواں میں ایشیائی ممالک کی ایک اور کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز

جکارتا ۳۱ رمئی:۔ کولمبو کانفرنس کے دوران یہ سوال زیر بحث آیا تھا کہ ایشیائی اور افریقی ممالک کی کانفرنس منعقد کی جائے۔ اس وقت یہ خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ بجالات موجودہ افریقی ممالک کو مجوزہ کانفرنس میں شریک ...

اس سلسلہ میں ڈاکٹر سونارجو وزیر خارجہ انڈونیشیا نے بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت انڈونیشیا نے غیر رسمی طور پر ایشیائی ممالک کی کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ اور اس مقصد سے بعض ممالک کی رائے بھی معلوم کی ہے۔ کسی ایشیائی ممالک نے اس تجویز کی اہمیت سے انکار نہیں کیا۔ بہرحال جن ممالک کو مدعو کیا جانے والا ہے۔ ان کی طرف مناسب توجہ کی جائے۔ اور یہ طے کرایا جائے۔ کہ کانفرنس رسمی ہوگی یا غیر رسمی۔

تیونس کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی پر قاتلانہ حملہ
ریزیڈنٹ کے خلاف فرانسیسیوں کا مظاہرہ

تیونس ۳۱ رمئی:۔ ایک نامعلوم شخص نے وزیر اعظم تیونس مسٹر محمد علی پر دو گولیاں چلائیں۔ لیکن وہ بچ گئے۔ ان پر گولیاں اس وقت چلائی گئیں۔ جب وہ فرانسیسی ریزیڈنٹ سے ملنے اس کی قیام گاہ پر جا رہے تھے۔ حملہ آور فائر کر کے شہر کے عرب محلوں کی تنگ و تاریک گلیوں میں غائب ہو گیا۔

دریں اثناء فرانسیسی ریزیڈنٹ جنرل کے خلاف یہاں زبردست جذبہ پایا جاتا ہے۔ خود فرانسیسی باشندے بھی اس سے ناراض ہیں۔ کیونکہ ریزیڈنٹ فرانسیسیوں کی قوم پرست تیونسیوں کے حملوں سے نہیں بچا سکا ہے۔

جب سے حکومت تیونس نے مراکش کے حریت پسند لیڈر حبیب بورقیبہ کو جلا وطن کیا ہے۔ تیونس میں بے چینی بڑھ رہی ہے۔ اور فرانسیسی نوآبادکاروں پر برابر حملے کئے جا رہے ہیں۔ سردست ۵ فرانسیسی زمینداروں کو ہلاک کیا گیا۔

بمبئی کی بندرگاہ میں مزدوروں کی ہڑتال

بمبئی ۳۰ رمئی:۔ کل بمبئی کی بندرگاہ میں جہازوں سے مال اتارنے کا کام بالکل بند ہو گیا کیونکہ تین ہزار مزدوروں نے اپنی چہار روزہ ہڑتال کو زیادہ وسیع کر دیا ہے۔

بندرگاہ کے حکام کے کل ۴ جہازوں کو جو بمبئی آ رہے تھے دوسری بندرگاہوں کو بھیج دیا ہے۔ چیف پیر کمشنر نے بمبئی کے مزدور لیڈروں سے ملاقات کی۔ تاکہ ہڑتال کا تصفیہ کیا جا سکے۔ گودیاں اور ایگزیمنڈرا ڈاک گس سامان سے پٹے پڑے ہیں۔ پیر کمشنر نے کل ہندوستانی اور بیرونی جہاز راں کمپنیوں

اعلان نکاح

بتاریخ ۲۹ اپریل مسجد مبارک ربوہ میں قریشی عزیز احمد صاحب صدیقی زیدی مالک پرنس الیکٹرک سٹور ڈیو جرانوالہ کا نکاح ذکیہ خاتون صاحبہ بنت قریشی محمد حنیف صاحب قمر سائیکل سیاح کے ساتھ بعوض مہر سات سو روپیہ جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں فریقین کے لئے یہ نکاح رحمت اور برکت کا موجب ہو

راقم خدا بخش عبد زیروی از ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

بھیجی گئی ہے۔ کہ چونکہ مجلس احرار پاکستان وزیر اعلیٰ کو یقین دلا چکی ہے۔ اور وزیر اعلیٰ اس یقین دہانی کو منظور بھی کر چکے ہیں۔ اس لئے عوامی جلسوں کو ممنوع قرار دینے کے لئے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت جو احکام جاری کئے گئے ہیں۔ وہ واپس لے لئے جائیں۔ ۲۶ جولائی کو ہوم سیکرٹری نے میانوالی کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ جیل کے نام ایک لاسلکی پیغام بھیجا۔ جس میں انہیں مطلع کیا گیا کہ حکومت نے ماسٹر تاج الدین انصاری کی بقیہ سزا معاف کر دی ہے۔ اس لئے انہیں فوراً رہا کر دیا جائے۔ ایسا ہی ایک پیغام شیخ حسام الدین کی رہائی کے لئے جھنگ کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور سپرنٹنڈنٹ جیل کے نام بھیجا گیا۔

جس طرح ۵ رجولائی کی کانفرنس میں ہونے والے فیصلے اس مسئلہ کا سامنا کرنے، اسے حل کرنے سے بیچارگی کے اعتراف پر مبنی تھے۔ کہ مسلمانوں کو مسئلہ ختم نبوت پر مساجد میں عوامی تقریریں کرنے کی اجازت ہے یا نہیں۔ اسی طرح دفعہ ۱۴۴ کے تحت صادر ہونے والے احکام اور ان کی خلاف ورزی کی بناء پر چلنے والے مقدمات کی واپسی اور ان احکام کی خلاف ورزی کے جرم میں سزا پانے والوں کی رہائی کے فیصلے کا اثر ان سابقہ فیصلوں کی نفی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ کہ احرار کو سب سے کاٹ کر یکہ و تنہا کر دیا جائے۔ اور ان کے خلاف مقدمات کی جنہیں قابل دست اندازی پولیس اور ناقابل ضمانت قرار دیا جا چکا تھا سختی سے پیروی کی جائے۔ ۵ رجولائی کے فیصلوں نے مساجد کے اندر گرفتاریاں کرنے کے معاملے میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے اختیارات محدود کر دیئے تھے اب ۲۱ رجولائی کے فیصلے سرکاری طور پر یہ موقف تسلیم کرنے کے مترادف تھے۔ کہ اگر احرار احمدیوں پر حملہ نہ کریں۔ یا ان کی جائداد نہ لوٹیں۔ یا ان کی عزت و آبرو پر کسی طرح ہاتھ نہ ڈالیں۔ تو انہیں اس بات کی کھلی چھٹی ہوگی کہ وہ اپنے مطالبات کو مقبول عام بنانے کے لئے جو چاہیں کریں۔ اور احمدیوں ان کے رہنماؤں اور ان کے عقیدوں کے خلاف جس رنگ میں چاہیں تقریریں کرتے پھریں۔ اس کے بعد میں آنے والے طوفان کو روکنے یا منافرت کے اس سیلاب کو ختم کرنے کے لئے کسی اقدام کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا جو احمدیوں کی سمت بڑھے چلا آتا تھا۔

(باقی کل)

جن احباب کی قیمت اخبار ختم ہے۔ وہ بذریعہ منی آرڈر قیمت اخبار بھجوا دیں

میں شائع ہوا۔ اس بیان کا مفہوم یہ تھا۔ کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور چوہدری ظفر اللہ خان کو وزیر خارجہ کے عہدہ سے ہٹانے کی جد و جہد میں احرار نے ماضی میں کوئی غیر قانونی اقدام نہیں کیا۔ آئندہ بھی وہ کوئی ایسا کام کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ جس میں تشدد، بد امنی اور قانون شکنی کا اندیشہ ہونے کی وجہ معترضوں اس بیان میں یہ بھی کہا گیا۔ کہ حکومت پنجاب کو احرار اپنی حکومت سمجھتے ہیں۔ امن و قانون اور نظم و ضبط برقرار رکھنے کی جو ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اسے وہ خود اپنی ذمہ داری تصور کرتے ہیں۔ اور اس عہدہ برآ ہونے کے لئے وہ حکومت سے پورا تعاون کریں گے۔ احرار کا یہ شہری ہی نہیں، مذہبی فریضہ بھی ہے۔ کہ وہ پاکستان کے تمام شہریوں کے جان و مال اور عزت و آزادی کا تحفظ کریں۔ خواہ ان شہریوں کے دینی عقائد کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔

دولتانہ کی طرف سے خیر مقدم

اس بیان کی اشاعت پر وزیر اعلیٰ نے "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے ۲۲ رجولائی کے شمارہ میں حسب ذیل بیان شائع کیا:۔

"مجلس احرار پنجاب کے رہنماؤں نے پالیسی کا جو تازہ ترین اعلان کیا ہے۔ میں اس کا اور ان کی اس یقین دہانی کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ وہ امن و قانون اور نظم و ضبط برقرار رکھنے میں حکومت سے پورا تعاون کریں گے۔ جیسا کہ وہ بجا طور پر زوردار انداز میں کہہ چکے ہیں۔ پاکستان کی مسلم اکثریت کا قومی ہی نہیں۔ دینی فریضہ بھی یہی ہے۔ کہ وہ اس ملک کے ہر شہری کی جان و مال اور آبرو اور شہری حقوق کے تحفظ کی ضمانت دے اور اس باب میں صنف، نسل اور ذات و عقائد کا کوئی امتیاز روا نہ رکھے۔ کچھ دیر سے پنجاب کے بعض اضلاع میں احرار کارکنوں کی جانب سے ہونے والے عوامی جلسوں اور مظاہروں پر پابندیاں عائد ہیں۔ یہ پابندیاں جن احکام کے تحت عائد کی گئی ہیں۔ ان کا مقصد وحید یہ ہے۔ کہ صوبہ میں امن عامہ اور نظم و ضبط کو برقرار رکھا جائے۔ احرار رہنماؤں کے تازہ اعلان کی روشنی میں یہ ضرورت، ہرگز محسوس نہیں ہوتی۔ کہ جہاں تک اس تنظیم کے ارکان کا واسطہ ہے۔ پابندیاں برقرار رکھی جائیں لہٰذا اضلاعی حکام کے نام ہدایات بھیجی جا رہی ہیں کہ وہ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت جو احکام صادر کر چکے ہیں۔ ان کو یا تو واپس لے لیں یا ان میں ترمیم کر دیں۔"

ساتھ ہی ہوم سیکرٹری کی جانب سے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے نام تار کے ذریعے سے ۲۱ رجولائی ۱۹۵۲ء کو یہ اطلاع

ہند چینی کے حریف کمانڈروں کو مذاکرات کے لیے جنیوا طلب کیا گیا ہے

مولوٹوف سے مسٹر ایڈن کی اہم گفت و شنید

جنیوا ۳۱ مئی۔ نو اقوامی کانفرنس کے نمائندے ہند چینی کی جنگ کو ختم کرنے کے لئے سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں۔ کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ آئندہ ہفتہ مذاکرات کے لئے ہند چینی کی حریف کمانوں کے نمائندوں کو مدعو کیا جائے۔ اس فیصلے کے مطابق حریف کمانڈروں کے نام تار بھجوا دیئے گئے ہیں۔ نو اقوام کے نمائندوں کا کل ایک اور خفیہ اجلاس ہوا۔ ۸ مئی سے اب تک اس قسم کے آٹھ اجلاس ہو چکے ہیں۔

پرسوں رات مسٹر ایڈن نے ایم مولوٹوف سے مل کر ۵۰ منٹ تک گفتگو کی۔ اس سے پہلے مسٹر ایڈن مسٹر بیڈل اسمتھ۔ اور ایم بیدو گفت و شنید کر چکے تھے۔ ویٹ نامی فوج کے کرنل جنیوا سے پیرس کو روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ ویٹ نامی نمائندوں کو مذاکرات کے نتیجہ سے مطلع کریں گے۔

ہندوستان کو امریکی امداد

آئندہ قرض کی شکل میں ملا کریگی

نئی دہلی ۳۰ مئی۔ امریکہ اور ہندوستان کے درمیان بعض سیاسی مسائل پر اختلاف رہنے کے باوجود اس بات کا یقین ہے کہ امریکی کانگریس اس سال بھی ہندوستان کو اقتصادی اور ٹیکنیکل امداد دیگی اس سال ہندوستان کو دس کروڑ ۴۰ لاکھ ڈالر بطور امداد دینے کی تجویز ہے۔ اس سال امریکہ تمام ممالک کو کل تین ارب ۵۰ کروڑ ڈالر بطور امداد دے رہا ہے۔ بہر حال ہندوستان کو امداد ملنی یقینی ہے۔ لیکن خیال یہ ہے کہ یہ امداد تحائف کی شکل میں نہیں۔ بلکہ قرض کی شکل میں دی جائے گی۔

چین میں ۱۶½ کروڑ ٹن غلہ پیدا ہوا

پیکنگ ۳۰ مئی۔ چین کی وزارت زراعت کے اعلان کے مطابق ۱۹۵۳ء میں چین میں ۱۶ کروڑ ۵۰ لاکھ میٹرک ٹن غلہ پیدا ہوا ہے۔ چین کی تاریخ میں کبھی اتنا غلہ پیدا نہیں ہوا تھا ۱۸۲۹ء میں چین میں غلہ کی پیداوار ۱۱ کروڑ میٹرک ٹن تھی۔

تقرریاں اور تبادلے

لاہور ۳۱ مئی۔ جناب جمیل العزیز ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج شیخوپورہ شیخ فاروق احمد کی جگہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لائل پور مقرر کئے گئے ہیں شیخ فاروق احمد ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج لائل پور عارضی طور پر جھنگ میں اڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج مقرر کئے گئے ہیں۔

لاہور میں درآمدی کپڑے کی تقسیم شروع ہو گئی

لاہور ۳۱ مئی۔ آج لاہور میں درآمد کئے ہوئے کپڑے کی تقسیم شروع ہو گئی۔ فوڈ کمشنر نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ صبح سات بجے سے ۱۲ بجے تک عورتوں کو کپڑا تقسیم کیا جائیگا اور دوپہر کے دو بجے سے شام کے چھ بجے تک مردوں کو۔ یہ انتظام عورتوں کو پریشانی سے بچانے کے لئے کیا گیا ہے۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جس شخص کے پاس راشن کارڈ ہوگا۔ اسے کپڑے کا کوٹہ ملے گا۔

صوبہ سرحد سے بجلی لینے کی منصوبے

لاہور ۳۱ مئی۔ صوبہ سرحد سے بجلی پنجاب میں بذریعہ "رسول" گرڈ لینے سے متعلق سکیمیں زیر تکمیل ہیں۔

محکمہ تعمیرات عامہ پنجاب کا شعبہ برقیات گذشتہ چند روز سے رسول "گرڈ" کی لائنوں پر آزمائشی تجربے کرتا رہا ہے۔ لاہور میں بجلی کی فراہمی میں جو خلل واقع ہوتا رہا ہے۔ اس کا باعث شعبہ برقیات نے اپنی تجربات کو بتایا ہے۔

جب متعلقہ حکام سے بجلی کی فراہمی میں خلل پڑنے کے بارے میں وضاحت طلب کی گئی۔ تو انہوں نے ان تجربات کے سلسلے میں اسے ناگزیر قرار دیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا۔ کہ آئندہ بھی بجلی کی فراہمی میں اسی طرح کی خلل اندازی ہوگی۔ اور انہوں نے لوگوں سے اپیل کی۔ کہ وہ ان کی دشواریوں کا احساس کرتے ہوئے ان سے تعاون کریں۔

صوبہ سرحد سے بجلی لینے میں کوئلے کی بڑی بچت ہو جائے گی۔ جو نہایت گراں داموں پر غیر ممالک سے خریدا جاتا ہے۔ اور اسکے علاوہ ہمیں کو بجلی کی فراہمی بھی بلا کسی رکاوٹ کے مسلسل ہوتی رہے گی۔

بحالیاتی معاملات کی اپیل کرنیوالوں کو ہدایات

لاہور ۳۱ مئی۔ حکومت پنجاب نے ایک پریس نوٹ میں اعلان کیا ہے۔ کہ موجودہ ہدایات مطابق بحالیاتی معاملات کی کوئی اپیل اس وقت تک سماعت نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ اپیل کنندہ نے زیر بحث متروکہ جائداد کا تمام بقایا کرایہ ادا نہ کر دیا ہو۔ حکومت پنجاب نے اس معاملہ پر از سر نو غور کیا ہے۔ اور اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ یہ پابندی بعض صورتوں میں سختی کا موجب ہو سکتی ہے۔ یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اپیلیں سماعت کرنیوالے حکام کو یہ اختیار دیا جائے۔ کہ وہ اپیلیں سننے سے پہلے قابل وصول رقم کا تعین کریں اس قسم کا اختیار ہر ایک معاملہ کی نوعیت کے مطابق برتا جائے گا۔ لیکن اگر کوئی شخص اپیل کے فیصلہ کے خلاف حکام بالا کے پاس اس کی نظر ثانی کرنا چاہے۔ تو ایسا کرنے سے پیشتر اسے تمام سابقہ بقایا ادا کر دینا ہوگا۔

مشرقی بنگال میں فضل الحق وزارت کی برطرفی اور دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ

نئے گورنر میجر جنرل اسکندر مرزا نے صوبائی نظم و نسق کی باگ ڈور سنبھال لی

کراچی ۳۱ مئی۔ گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمد نے کل سہ پہر مشرقی بنگال میں فضل الحق وزارت کو برطرف کرکے دفعہ ۹۲ الف کے تحت گورنر راج قائم کرنے کا اعلان کر دیا۔ گورنر جنرل نے ایک خاص اعلان میں جسے غیر معمولی گزٹ میں شائع کر دیا گیا ہے کہا کہ انہیں یقین ہو چکا ہے۔ کہ مشرقی بنگال میں ایسی ہنگامی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ جس سے صوبے کا تحفظ خطرے میں پڑ گیا ہے۔ اور یہ ممکن نہیں رہا ہے کہ مشرقی بنگال میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ء کے تحت حکومت چلائی جا سکے۔ کل سہ پہر ہی میجر جنرل اسکندر مرزا نے جو قبل ازیں سیکرٹری محکمہ دفاع کے عہدے پر فائز تھے۔ چوہدری خلیق الزمان کی جگہ مشرقی بنگال کے گورنر کے طور پر اپنے نئے عہدے کا چارج لے لیا۔ وزیر اعظم جناب محمد علی نے کل شام ریڈیو پاکستان سے قوم کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ صوبے کا نظم و نسق گورنر کو سونپ دینے سے ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ مشرقی بنگال کو بچا کر پاکستان کی سالمیت کو برقرار رکھا جا سکے۔

انہوں نے اپنی ۱۹ منٹ کی تقریر میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ مرکزی حکومت کے لئے یہ سخت قدم اٹھانا کیوں ناگزیر ہو گیا تھا۔

انہوں نے کہا ہمیں افسوس کے ساتھ یہ اعلان کرنا پڑ رہا ہے کہ ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ مشرقی پاکستان کا امن درہم برہم ہو چکا ہے۔ اور مسٹر فضل الحق کی وزارت عوام کے جان و مال کی حفاظت کرنے میں ناکام ثابت ہو چکی ہے۔ لہذا مرکزی حکومت نے مشرقی پاکستان میں گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ ۱۹۳۵ کی دفعہ ۹۲ (الف) نافذ کر کے صوبے کا نظم و نسق اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے وزیر اعظم نے مزید کہا۔ میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ دفعہ ۹۲ الف کم سے کم عرصہ کے لئے نافذ کی گئی ہے۔ جونہی صوبے میں پر امن حالات پیدا ہوئے۔ صوبے میں پارلیمانی حکومت بحال کر دی جائے گی۔ کیونکہ پارلیمانی حکومت کی بحالی عوام کے اعتماد کے لئے بے حد ضروری ہے اور حکومت کا خیال ہے کہ جب تک پارلیمانی حکومت بحال نہیں ہوتی۔ اس وقت تک نظم و نسق کا کام اطمینان بخش طریق پر نہیں چلایا جا سکتا۔ انہوں نے واضح طور پر اعلان کیا کہ اگرچہ صوبے میں ۹۲۔ الف نافذ کر دی گئی لیکن صوبائی اسمبلی بدستور قائم رہے گی اس کے بعد آپ نے ان حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ جو وزارت کی برطرفی پر منتج ہوئے۔

فضل الحق کے خلاف مقدمہ چلایا جائیگا

کراچی کے سرکاری حلقوں کا انکشاف

کراچی ۳۱ مئی۔ سرکاری حلقوں سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق مشرقی بنگال کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اے کے فضل الحق پر غالباً بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا

ڈھاکہ کی اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر اے کے فضل الحق نے کل شام مشرقی پاکستان میں دفعہ ۹۲ (الف) کے نفاذ سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کرنے کے لئے اپنی سابق کابینہ کے ارکان کا ایک فوری اجلاس طلب کیا تھا۔ یہ اجلاس مسٹر فضل الحق کی قیامگاہ پر ہوا۔ ان کے مکان کے باہر پولیس کا کڑا پہرہ ہے۔

برطانیہ کے فوجی سامان میں آگ لگ گئی

۵ کروڑ پونڈ کا نقصان

پورٹ سعید ۳۰ مئی۔ کل رات پورٹ سعید میں برطانوی فوج کے سامان کے ایک ذخیرے میں آگ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے ۵ لاکھ پونڈ کا نقصان پہنچا۔ آگ بجھانے والے کئی انجنوں نے ۵ گھنٹے کی کوشش کے بعد آگ پر قابو پایا۔ ابھی اس واقعہ کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ واقعہ تخریبی کارروائی سے تعلق رکھتا ہو۔

مالوٹوف جنیوا سے ماسکو روانہ ہو گئے

جنیوا ۳۱ مئی۔ روس کے وزیر خارجہ ایم مولوٹوف غیر متوقع طور پر کل صبح یہاں سے ماسکو روانہ ہو گئے۔ ان کے اچانک روانہ ہونے کی کوئی وجہ بیان نہیں کی گئی۔ حتیٰ کہ فضائی مستقر کے افسران کو بھی اس کا قبل از وقت کوئی علم نہیں تھا۔ کہ وہ ماسکو روانہ ہو رہے ہیں۔ جب انہیں اس کی اطلاع دی گئی تو وہ خود حیران رہ گئے۔ اس بات کی طرف بھی ابھی کوئی اشارہ نہیں کیا گیا ہے کہ وہ کانفرنس میں دوبارہ شریک ہونے کے لئے کب جنیوا واپس لوٹیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷